غزل

از

(جناب سعادت نظیر)

اگر اُن کے گلے کا ہار نہ ہوں
پھول منت کشِ بہار نہ ہوں

ہو اگر غم کی عظمتوں پہ نگاہ
شاد ہوں آپ سوگوار نہ ہوں

نالۂ دل انوکھی لے میں ہوں
صورتِ نغمۂ ہزار نہ ہوں

ہے یہی دردِ زندگی کا علاج
غمِ جاناں سے بے قرار نہ ہوں

جو بھی ہونا ہے، وقت پر ہوگا
اتنے مایوس امیدوار نہ ہوں

مے کشی کا بھی دور آئے گا
آپ سرگشتۂ خمار نہ ہوں

داغ اگر دل میں ہوں تو ہوں ایسے
کہ تمنا کشِ بہار نہ ہوں

عقل کو خیر باد کہہ دو! کہیں
راز الفت کے آشکار نہ ہوں

وہ فسانہ بلا کشوں کا نہیں
تذکرے جس کے بار بار نہ ہوں

دوست اپنا انھیں نہ کہیے! نظیر
جو سزاوارِ اعتبار نہ ہوں